چوکیدار کی بیٹی ملک کی صدر منتخب

ڈاکٹر عمر فاروق احرار

سنگاپور میں حالیہ صدارتی انتخابات میں منتخب ہونے والی صدر 63 سالہ حلیمہ یعقوب پیشے کے اعتبار سے وکیل ہیں۔اُن کے والد یعقوب کا تعلق ہندوستان سے تھا اور وہ سنگاپور میں چوکیدار تھے۔انہوں نے سنگاپور میں ایک ملائی خاتون سے شادی کی۔23/اگست 1954 کو حلیمہ کی ولادت ہوئی۔جب حلیمہ آٹھ سال کی تھیں تو اُن کے والد دُنیا سے چل بسے،مگر حلیمہ نے ہمت نہیں ہاری اور اَپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔1978 میں سنگاپور یونی ورسٹی سے قانون میں گریجویشن کیا۔انہوں نے بعد اَزاں ایل ایل ایم اور ڈاکٹر آف لاز کی ڈگریاں بھی حاصل کیں۔تعلیم کے بعد نیشنل ٹریڈرز یونین کانگرس میں بطور لیگل آفیسر کے کام کیا اور پھر ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے انسٹی ٹیوٹ آف لیبر سٹڈیز کے ڈائریکٹر کے عہدے تک جا پہنچیں۔حلیمہ یعقوب نے حکومتی جماعت پیپلز اَیکشن پارٹی (PAP) سے بحثیت رُکن سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔2001ء میں میں سنگاپور کی پارلیمنٹ کی رُکن منتخب ہوئیں اور 2013ء میں اسمبلی کی تیرہویں سپیکر منتخب کر لی گئیں۔2015 میں وہ اپنی جماعت کی ہائی کمان میں شامل ہوگئیں۔07/اگست 2017ء کو حلیمہ نے پارلیمان کی رکنیت اور سپیکر شپ سے استعفیٰ دے دیا۔اب حلیمہ کی نگاہیں سنگاپور کی صدارت پر لگی ہوئی تھیں۔انہوں نے ملک کے صدارتی انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا۔

سنگاپور میں اکثریت چینی نسل والوں کی ہے اور ہمیشہ وزیر اعظم کا انتخاب بھی اُنہی میں سے ہوتا ہے۔لیکن اس مرتبہ ایک آئینی ترمیم کے تحت ملائی اقلیت میں سے صدر بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔سنگاپور کے آئین کے تحت صدارتی امیدوار کی کمپنی کے حصص کی کم از کم مالیت 37 لاکھ ڈالر ہونی چاہیے۔اگرچہ حلیمہ یعقوب اتنی امیر کمپنی کی مالک نہیں تھیں،لیکن اُن کی قسمت نے اُن کا ساتھ دیا اور ملکی آئین کے مطابق سپیکر پارلیمنٹ ہونے کی حیثیت سے اُنہیں اُس اصول سے استثنیٰ حاصل ہوگیا۔ملائی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والی حلیمہ کے مقابلے میں 4 اُمیدوار کھڑے ہوئے تھے۔تاہم دو اُمیدوار صالح میریکان اور پاکستانی نژاد فرید خان کو اِلیکشن کمیشن نے اس لیے نااہل قرار دے دیا کہ وہ ''چھوٹی کمپنیوں'' کے مالک تھے۔جب کہ دیگر دو اُمیدواروں اِس لیے نااہل پائے کہ وہ ملائی نسل سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔یوں حلیمہ یعقوب مطلوبہ اہلیت کی حامل صدارتی انتخابات کی واحد اُمیدوار رہ گئیں۔جس پر 13/ستمبر کو اِلیکشن کمیشن نے حکمران جماعت پیپلز ایکشن پارٹی کی رہنما حلیمہ یعقوب کو صدارتی انتخابات میں بلا مقابلہ فاتح قرار دے دیا اور اس طرح اُنہیں سنگاپور کی آٹھویں،مگر پہلی

☆مرکزی ناظم نشرو اشاعت مجلس احرار اسلام پاکستان

با حجاب مسلم خاتون صدر بننے کا اعزاز حاصل ہو چکا ہے۔ سنگاپور میں پچھلے پچاس سالوں میں پہلی مرتبہ کوئی مالائی نژاد ملک کی صدر بنی ہے۔

یاد رہے کہ سنگاپور کے منصبِ صدارت پر پہلے مسلمان مرد یوسف اسحاق 1965 براجمان ہوئے تھے۔ جن کی تصویر ملک کے نوٹوں شائع ہوتی ہے۔ میڈیا میں حلیمہ یعقوب کو سنگاپور کی پہلی منتخب مسلمان صدر لکھا جا رہا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ پہلے مسلمان صدر یوسف اسحاق ہی تھے۔ جبکہ حلیمہ یعقوب ملک کی دوسری مسلمان صدر ہیں، مگر وہ اِس منصب پر پہلی مسلمان خاتون صدر ہونے کا منفرد اِعزاز ضرور رکھتی ہیں۔ صدر منتخب ہونے کے بعد اپنے پہلے خطاب میں حلیمہ یعقوب نے سنگاپور کے عوام کی حمایت، نیک خواہشات کے اظہار اور حمایت کرنے کیلئے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ''وہ سنگاپور کے ہر آدمی کی صدر ہیں، وہ محنت سے کام کریں گی اور ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیں گی۔'' سنگاپور کے صدر کا عہدہ رسمی ہوتا ہے، کیونکہ آئین کے مطابق صدر کو زیادہ اختیارات حاصل نہیں ہوتے۔ اختیارات کی حقیقی قوت وزیراعظم کے پاس ہوتی ہے۔ سنگاپور میں عشروں سے ایک ہی جماعت پیپلز ایکشن پارٹی کی حکومت ہے جو گزشتہ 51 برسوں سے بلا شرکتِ غیرے پارلیمانی سطح پر واضح اکثریت کی حامل رہی ہے۔ جب کہ میڈیا پر حکومتی کنٹرول ہے اور محدود سیاسی آزادی میسر ہے۔

مسلمان سنگاپور کی آبادی کا چودہ فی صد ہیں۔ انہیں نومنتخب مسلمان صدر کے ساتھ زیادہ توقعات وابستہ نہیں ہیں۔ پیپلز ایکشن پارٹی کے ذرائع کے مطابق حلیمہ یعقوب ''اسلامی انتہا پسندی'' بالخصوص داعش کے خلاف مضبوط نظریات اور مؤقف رکھتی ہیں۔ سنگاپور میں مسلمان امتیازی سلوک کا شکار ہیں۔ سنگاپور کے قانون کے تحت سکولوں میں مسلمان طالبات کے لیے سر پر سکارف باندھنا ممنوع ہے۔ جبکہ سکھ طلباء کے لیے پگڑی کی اجازت ہے۔ مسلمانوں کے بارے میں سنگاپور کے بانی رہنما آنجہانی لی کوآن یو نے یہ متنازع بیان دیا تھا کہ مسلمانوں کی پارسائی معاشرے میں اُن کے مکمل انضمام کی راہ میں حائل ہے۔ مسٹر لی نے اپنی کتاب ''ہارڈ ٹُرتھ ٹو کیپ سنگاپور گوانگ'' میں لکھا ہے کہ: ''اسلام کا اثر بڑھنے سے پہلے تک ہم بہت اچھی طرح ترقی کر رہے تھے۔ دیگر کمیونٹیز مسلمانوں کے مقابلے میں معاشرے میں بہت آسانی سے ضم ہو رہی ہیں۔ آج اسلام کے علاوہ ہم تمام مذاہب اور نسلوں کو اپنے معاشرے کا حصہ بنا سکتے ہیں۔ سماجی لحاظ سے مسلمان کوئی مسئلہ تو کھڑا نہیں کرتے، لیکن وہ بہت مختلف اور علیٰحدہ ہیں۔'' مسٹر لی کے اِن ریمارکس پر سنگاپور میں ایسوسی ایشن آف مسلمز نے اپنے ایک بیان میں افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس سے مسلم کمیونٹی کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔''

1965 میں آزاد ہونے والا، کراچی کے ایک ضلع کے برابر رقبہ پر مشتمل سنگاپور، اَپنے بانی لی کوآن یو کی دُوررَس اصلاحات کے نتیجے میں صرف تیس سال میں دنیا کا نواں امیر ترین ملک بنا۔ 56 لاکھ آبادی پر مشتمل یہ جزیرہ جو کبھی کیچڑ کا دَریا کہلاتا تھا، اب اُس کا شمار دُنیا کے مہنگے ترین شہر میں ہوتا ہے۔ جس کی برآمدات 513 اَرب ڈالر سالانہ اور فی کس آمدنی 90 ہزار ڈالر سالانہ ہے۔ جبکہ ہمارے لٹیرے حکمرانوں کی بدولت ایٹمی قوت پاکستان کی سالانہ برآمدات صرف 23 اَرب ڈالر اور فی کس آمدنی 1512 ڈالر سالانہ ہے۔ حلیمہ یعقوب کے شوہر محمد عبداللہ الحبشی یمنی نژاد ہیں اور اُن کے 5 بچے ہیں، یہ خاندان سنگاپور کے علاقے یشون میں آٹھ کمروں کے فلیٹ میں رہتا ہے۔ حلیمہ نے صدر بننے کے بعد صدارتی محل میں رہنے کی بجائے اِسی فلیٹ میں رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اُن کا یہ فیصلہ ہمارے حکمرانوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔ پاکستان کے وزیراعظم ہاؤس کا یومیہ خرچہ 2 لاکھ 30 ہزار روپے سے تجاوز کر چکا ہے۔ اس طرح اوسطاً سالانہ 8 کروڑ 42 لاکھ روپے وزیراعظم ہاؤس پر خرچ ہو رہے ہیں۔ گزشتہ دور میں سرکاری خزانے سے اِسی وزیراعظم ہاؤس میں گھوڑوں کو مُربّے بھی کھلائے جاتے رہے ہیں۔ ایک چوکیدار کی بیٹی صدارت تک پہنچ کر اَپنی اوقات نہیں بھولتی، لیکن ہمارے حکمران مسندِ اقتدار کو اَپنا پیدائشی حق تصور کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ رعایا اُن کی غلام ہے اور وہ اپنی زندگی کا خراج دے کر، اُن کے لیے تعیّشات فراہم کرتی رہے گی۔

found.